ہفت روزہ

خطبۂ جمعۃ المبارک

افضلیّت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قرآنِ کریم، احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اکابرینِ اُمّت کی نظر میں

پیشکش

ادارہ ضیاء مدینہ

مدیر
مفتی محمد سیف اللہ باروی

افضلیّتِ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآنِ کریم، احادیث رسول ﷺ اور اکابرینِ امت کی نظر میں

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالۡاَنۡبِیَاءِ وَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعۡظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ" (سورۃ الحدید، الآیۃ:10)

ہر انسان پر یہ بات واضح ہے کہ اللہ تبارک و تعالی کی ذات نے ہی اس دنیا کو وجود بخشا، اور اسی نے اس دنیا کو اپنی حکمتِ کاملہ کے ذریعہ انواع و اقسام کی نعمتوں اور چیزوں سے مزین فرمایا، نیز اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق ہر قسم کی نعمتوں اور چیزوں میں بعض کو

بعض پر مقدم رکھا، بعض میں ایسی خوبیاں رکھیں جو دوسروں میں نہیں، بلکہ خود اُخروی دنیا کو فنا ہونے والی دنیا سے افضل و اعلی قرار دیا، اسی طرح اللہ عزوجل نے جب دنیائے انسانیت کو سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود سے نوازا تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام کائنات بلکہ جملہ انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل تر بنایا، اسی طرح اللہ تعالی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شکل میں امتِ مسلمہ کو ایک اور عظیم نعمت عطا فرمائی، یہ وہ معظم و مکرم حضرات ہیں جن کے ذریعہ دنیا بھر کے انسانوں کو کلامِ الٰہی اور احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی اصلی ہیئت کے ساتھ پہونچی، جن کی اَن تھک محنت کی وجہ سے دینِ اسلام کا پوری دنیا میں بول بالا ہوا، جنھوں نے دینِ اسلام کی نشرو اشاعت میں اپنا گھر بار سب کچھ لٹادیا اور اللہ تعالی کی حکمتِ کبریٰ کے پیش نظر ان حضراتِ

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے درمیان بھی بعض کو بعض پر فضیلت حاصل رہی، اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ" ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے جتنا مجھے فائدہ پہونچایا ہے اتنا کسی کے مال نے فائدہ نہیں پہنچایا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے، اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ! کیا میری جان ومال آپ ہی کے لئے نہیں ہے؟(فضائل صحابہ، امام احمد بن حنبل، الحدیث:25)

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین فضل و کرم والے ہیں، ان کے فضائل و مناقب اور ایثار و قربانیوں کے بارے میں کثرت سے آیات و احادیث وارد ہوئی ہیں، مگر ان میں سے جو فضیلت امیر المؤمنین خلیفہ اوّل حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے،وہ کسی کو حاصل نہیں، آپ ہی کی وہ ذات ہے جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے پر خطر موقع پر غارِ حرا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ رہی، آپ ہی کی وہ ذات ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا خلیل اور حبیب بننے کی صلاحیت رکھتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ذات ستودہ صفات کے بعد سورج نے جس افضل ذات پر اپنی کرنیں ڈالیں وہ آپ ہی ہیں، مَردوں میں آپ ہی کی وہ محترم و مکرم شخصیت ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، آپ ہی کی وہ ذات ہے جو اللہ جل شانہ، حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور مومنین کے نزدیک سب سے اولیٰ و افضل ہے، آپ ہی کی جد و جہد سے حضرت عثمان، طلحہ، زبیر اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم ایمان لائے، آپ ہی کی وہ قابل رشک شخصیت ہے جو حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہما اور اکابرینِ امت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام امت میں سب سے افضل و بہتر ہیں، بہر حال آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و خصائص اور محاسن و مناقب بہت ہی زیادہ ہیں، یہاں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، اس لئے یہاں صرف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کے حوالے سے قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور اکابریِ امت کے اقوال کی روشنی میں بات کریں گے۔

چنانچہ اہلِ سنت وجماعت کا اس اَمر پر اجماع ہے کہ انبیاءورسل علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ان کے بعد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ان کے بعد حضرت علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ وجھہ الکریم ،ان کے بعد عشرۂ مبشرہ کے بقیہ صحابۂ

کرام، ان کے بعد باقی اہل بدر، ان کے بعد باقی اہل اُحد، ان کے بعد باقی اہل بیعت رضوان، پھر تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

امام ابو بکر باقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اہل سنت و جماعت اَسلاف کا حق پہنچاتے ہیں وہ اسلاف جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے منتخب فرمایا تھا وہ ان کے فضائل بیان کرتے ہیں اور ان میں جو اختلافات واقع ہوئے ہیں خواہ چھوٹوں میں یا بڑوں میں اہلسنت و جماعت ان اختلافات سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب سے مقدم سمجھتے ہیں پھر حضرت عمر بن خطاب کو، پھر حضرت عثمان بن عفان کو، پھر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب خلفاء راشدین و مہدیین ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں اور

اہلسنت وجماعت اُن تمام احادیث کی تصدیق کرتے ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہیں اور شانِ خلفاء راشدین میں وارد شدہ احادیث کو جھٹلاتے نہیں ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے ثابت ہے۔ (کتاب التمہید، ص:295)

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت قطعی ہے:

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:(حضرت سیدنا صدیق وعمر کی افضلیت پر)جب اجماع قطعی ہوا تو اس کے مفاد یعنی تفضیل شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا؟ ہمارا اور ہمارے مشائخ طریقت وشریعت کا یہی مذہب ہے۔ (مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، ص۸۱)

جہاں نہایتیں وغایتیں ختم ہوتی ہیں وہاں مقامِ صدیق شروع ہوتا ہے:

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"میں کہتا ہوں اور تحقیق یہ ہے کہ تمام اجلہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مراتب ولایت میں اور خلق سے

فنا اور حق میں بقاء کے مرتبہ میں اپنے ماسوا تمام اکابر اولیاء عظام سے وہ جو بھی ہوں افضل ہیں اور ان کی شان ارفع واعلی ہے اس سے کہ وہ اپنے اعمال سے غیر اللہ کا قصد کریں، لیکن مدارج متفاوت ہیں اور مراتب ترتیب کے ساتھ ہیں اور کوئی شے کسی شے سے کم ہے اور کوئی فضل کسی فضل کے اوپر ہے اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام وہاں ہے جہاں نہایتیں ختم اور غایتیں منقطع ہو گئیں، اس لیے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام القوم سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصریح کے مطابق پیشواؤں کے پیشوا اور تمام کے لگام تھامنے والے اور ان کا مقام صدیقیت سے بلند اور تشریعِ نبوت سے کمتر ہے اور ان کے درمیان اور ان کے مولائے اکرم "مُحَمَّدٌ رَّسُولُ الله" صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے درمیان کوئی نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج۲۸، ص۶۸۳)

صدیق اولین ہیں خلافت کے تاجدار | بعد ان کے عمر و عثمان وحیدر ہیں بالیقین
اللہ اللہ ان کی عظمت اور شان سر بلند | انبیاء کے بعد ان کا کوئی ہمسر نہیں

افضلیّتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن میں:

"لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ" (سورۃ الحدید، الآیۃ:10)

ترجمہ کنز الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام نے بڑی عمدہ بحثیں تحریر کی ہیں، چنانچہ **تفسیر بغوی میں ہے** کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی، کیونکہ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام کی خاطر سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار اٹھائی۔

(تفسیر بغوی، سورۃ الحدید، تحت الآیۃ:10، ج:4، ص:295)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ایمان والوں کو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس آیت میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے آگے ہیں اور تمام انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کی امتوں میں سے اس پر عمل کرنے میں سید و سردار ہیں، انہوں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کر دیا۔

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ الحدید، تحت الآیۃ:10، ج:4، ص:404)

تفسیر قرطبی میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیّت کا ثبوت ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے آگ ہیں، اس لئے کہ آپ سب سے پہلے ایمان لائے، سب سے پہلے جہاد کیا اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر اپنا مال خرچ کیا۔

(تفسیر قرطبی، سورۃ الحدید، تحت الآیۃ:10، ج:17، ص:206)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت کی۔(خزائن العرفان، سورۃ الحدید، تحت الآیۃ:10)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ واحدی کا قول ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام کی خاطر قِتال کیا جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں ننھے سے بچے تھے۔

(تفسیر کبیر، سورۃ الحدید، تحت الآیۃ:10، ج:10، ص:452)

اور بیضاوی میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، اس لئے کہ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا اور کفار سے دست و گریباں ہوئے حتیٰ کہ اتنی زبردست ماریں کھائیں کہ انسان

ان سے ہلاک ہو سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت عروہ بن زبیر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، " فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ} [غافر: 28]

ترجمہ: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کی سب سے بڑی ظالمانہ حرکت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اس بدبخت نے اپنی

چادر آپ کی گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ پھنس گیا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس بدبخت کو دفع کیا اور کہا کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لے کر آیا ہے۔(صحیح البخاری، الحدیث:3856/ 3678)

آخر میں **حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** کا قول پیش خدمت ہے جو کہ اپنی صدی کے مجدد ہیں، آپ فرماتے ہیں۔یہ آیت اس موضوع پر نص ہے کہ فتح مکہ سے پہلے قربانیاں دینے والے بعد والوں سے بہتر ہیں۔(یہاں تک کہ فرمایا) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت سے پہلے قتال بھی کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ بھی کیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت سے پہلے قتال کیا ،بخلاف دوسرے تمام صحابہ کے ،حضرت علی المرتضیٰ ہوں یا ان کے علاوہ دیگر صحابہ ،ان سے

قبل از ہجرت قِتال اور اِنفاق واقع نہیں ہوا۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا ہوگیا کہ شیخین (یعنی حضرت صدیقِ اکبر اور فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنھما، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں۔(ازالۃ الخفاء، ج:1، ص:296/297)

افضلیتِ شیخین کے منکر کیلئے مفتری کی سزا:

امام قرطبی لکھتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سے آگے سمجھا ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل ہونے اور آگے نکل جانے کا اقرار کیا ہے۔ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اوّل ہیں، حضرت ابو بکر ثانی ہیں، حضرت عمر ثالث ہیں اور جس نے مجھے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے افضل کہا میں اسے مفتری کی سزا کے طور پر اسی کوڑے ماروں گا۔ اور اسے شرعی گواہی کے لئے نااہل قرار دوں گا۔پہلے والوں نے بعد والوں کی نسبت زیادہ

تکالیف اٹھائی ہیں اور ان کی رائے اور مشورے نافذ ہوئے ہیں جس سے دینِ اسلام نے ترقی کی ہیں۔

(تفسیر قرطبی، سورۃ الحدید، تحت الآیۃ:10، ج:17، ص:206)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

یہ آیت مبارکہ "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6)"(سورۃ الفاتحہ، الآیۃ:5/6) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت پر دلالت کرتی ہیں، کیونکہ ان دونوں آیتوں کا معنی ہے کہ اے اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا کہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ اور دوسری آیت مبارکہ میں فرمایا: "اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ" (سورۃ النساء، الآیۃ:69) یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور صدیق پر انعام فرمایا۔ اور اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کہ صدیقین کے امام اور ان کے سردار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔ تو اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ "اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ

ہم وہ ہدایت طلب کریں جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صدیقین تھے، کیونکہ اگر وہ ظالم ہوتے تو ان کی اقتداء جائز ہی نہ ہوتی، لہٰذا ثابت ہوا کہ سورۃ الفاتحہ کی یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت پر دلالت کرتی ہے۔ (التفسیر الکبیر، سورۃ الفاتحۃ:5/6، ج:1، ص:221)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ سرورِ دوعالم ﷺ:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي مَرَضِهِ " ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ، أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلَى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے اپنے حالت مرض میں فرمایا: اپنے والد اور اپنے بھائی کو بلاؤ، تاکہ میں کتاب لکھ دوں، کیوں کہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے، اور

کوئی کہنے والا کہے: میں اولی ہوں، حالانکہ اللہ تعالی اور مؤمنین کے نزدیک ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اولی وافضل نہیں۔

(صحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث:2387)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ جبریلِ امین علیہ السلام:

اسعد بن زوراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ الْتِفَاتَةً، فَلَمْ يَرَ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبُو بَكْرٍ، أَبُو بَكْرٍ، إِنَّ رَوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي آنِفًا: إِنَّ خَيْرَ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ"

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا! پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے توجہ فرمائی تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظر نہ

آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کا نام لے کر دو بار پکارا، پھر ارشاد فرمایا: "بیشک روح القدس جبریل امین علیہ السلام نے تھوڑی دیر پہلے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں۔

(المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، الحدیث:6448،ج:5، ص:18)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :"أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے نزدیک ہم میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب ابی بکر الصدیق، الحدیث: 3656)

اسی طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

"خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر فمن قال غير هذا بعد مقامي هذا فهو مفتر وعليه ما على المفتري"

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اگر اس کے علاوہ کسی نے کوئی دوسری بات کی تو وہ مُفْتَرِی یعنی الزام لگانے والا ہے اور اس کی سزا بھی وہی ہے جو الزام لگانے والے کی سزا ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الفضائل ، باب فضائل الصحابۃ، فضل الصدیق، الحدیث:35627)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ"

ترجمہ: میں نے اپنے والد گرامی یعنی حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا: "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "ابو بکر" میں نے عرض کیا: "پھر کون؟" فرمایا: "عمر"۔ مجھے خدشہ ہوا کہ اگر میں نے دوبارہ پوچھا کہ "پھر کون؟" تو شاید آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لے لیں گے، اس لیے میں نے فورا کہا: "حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سب سے افضل ہیں؟" ارشاد فرمایا: "میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت

۔۔۔الخ،الحدیث:3671)

حضرت سیدنا اِصبغ بن نباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ وجھہ الکریم سے پوچھا: "اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟" فرمایا: "اس اُمت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر میں۔ (یعنی حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ وجھہ الکریم)

(الریاض النضرۃ،ج:1،ص:57)(تاریخ مدینۃ دمشق،ج:44،ص196)

حضرت حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت ہے کرتے ہیں:

"أتى عليا رجل فقال: أنت خير الناس، فقال: هل رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: لا، قال: أما رأيت أبا بكر؟ قال: لا، قال: فما رأيت عمر؟ قال: لا، قال: أما! إنك لو قلت إنك رأيت النبي صلى الله عليه وسلم

لقتلتك، ولو قلت: رأيت أبا بكر وعمر لجلدتك"

ایک شخص سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آپ تمام لوگوں سے بہتر ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا تو نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کا اقرار کرتا میں تیری گردن اڑا دیتا اور اگر تو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کا اقرار کرتا تو میں تجھے کوڑے لگاتا۔

(کنزالعمال، ج:13، الحدیث:36153)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"دخلت على علي في بيته فقلت: يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم! فقال: مهلا يا أبا جحيفة! ألا أخبرك بخير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ أبو بكر وعمر يا أبا جحيفة! لا يجتمع حبي وبغض أبي بكر وعمر في قلب مؤمن، ولا يجتمع بغضي وحب أبي بكر وعمر في قلب مؤمن"

ترجمہ: میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آپ کے گھر میں حاضر ہوا اور عرض کی! اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل، تو آپ نے فرمایا! اے ابو جحیفہ رک جا: میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ اے ابو جحیفہ ! میری محبت اور ابو بکر اور عمر کا بغض کسی

مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی اور نہ ہی میرا بغض اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کسی مومن کے دل میں جمع ہو سکتی ہے۔(کنز العمال، الحدیث: 36141)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بلاشبہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چار باتوں میں مجھ سے سبقت لے گئے۔

(1) انہوں نے مجھ سے پہلے اظہار اسلام کیا۔

(2) مجھ سے پہلے ہجرت کی

(3) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار ہونے کا شرف حاصل کیا

(4) سب سے پہلے نماز قائم کی۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، ج:30، ص:291)

عبدِ خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ کچھ لوگوں نے باہم بیٹھ کر گفتگو کی ہے اور انہوں نے حضرت علی کو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دی ہے۔ یہ گفتگو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچ گئی، آپ منبر پر تشریف لے آئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دی ہے اور میرے پاس ایسا کوئی مقدمہ نہیں لایا گیا اگر لایا جاتا تو ضرور سزا نافذ کرتا اور حاکم کو نہیں چاہئے کہ کسی کو سزا دے جب تک مقدمہ اس کے سامنے نہ آئے۔ سن لو! میرے قیام کے بعد جو شخص مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے گا اس پر وہی سزا چلے گی جو مفتری پر چلتی ہے۔(تاریخ مدینہ دمشق، ج:30، ص:369)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنھما:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ "

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شمار کرتے تھے، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل ابی بکر بعد النبی، الحدیث: 3655)

افضلیت صدیقِ اکبر بزبانِ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلاَسِلِ، فَأَتَيْتُهُ

فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا"

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! لوگوں میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "عائشہ" میں نے کہا: "مردوں میں؟" فرمایا: "ان کے والد (یعنی ابو بکر صدیق)" میں نے پوچھا: "پھر کون؟" ارشاد فرمایا: "عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا، الحدیث: ۳٦٦٢)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "کنا معاشر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن متوافرون نقول:

أفضل هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم نسكت"

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے اصحاب میں بہت زیادہ میل جول رکھنے والے تھے اور ہماری تعداد بھی بہت زیادہ تھی اس وقت ہم مراتب صحابہ یوں بیان کیا کرتے تھے، اس امت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اوران کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم افضل ہیں۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، جامع الخلفاء، الحدیث: 36721)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَتَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ

الشَّمْسُ، وَلَا غَرَبَتْ، عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: "اے ابو درداء! تم اس کے آگے چل رہے ہوں جو دنیا وآخرت میں تم سے بہتر ہے، نبیوں اور مرسلین کے بعد کسی پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا کہ وہ ابو بکر سے افضل ہو۔

(فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، بقیہ قولہ مروابا بکر ان یصلی، الرقم:135)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "نبی کے علاوہ تمام لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں "۔

(جمع الجوامع، الھمزۃ مع الباء، الحدیث: 120، تاریخ مدینۃ دمشق، ج:30،

ص:212)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے فرمایا کہ انبیاء ورسل میں سے کسی کو بھی ابو بکر سے افضل کوئی ساتھی نصیب نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ سورۂ یٰسین میں بیان ہونے والے جن انبیاء کرام علیہم السلام کے جس شہید ساتھی کا ذکر ہے، وہ بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے افضل نہ تھا۔(المستدرک علی الصحیحین لحاکم)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت حبیب بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

" شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: قُلْتُ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتَّى

أَسْمَعَ ، قَالَ: قُلْتُ

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ فرمایا: ہاں! پھر فرمایا: کہو! تا کہ میں سنوں، تو حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کہ میں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

"إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا"

جب تجھے سچے دوست کا غم یاد آئے، تو اپنے بھائی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں کو یاد کر جو نبیٔ کریم رؤف رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد ساری مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ تقوی اور عدل والے، اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والے ہیں۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، استنشادہ فی مدح

الصدیق،الحدیث:4413)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ حضرت ابو حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت سیدنا ابو بکر بن عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابو حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا :"وَاللهِ مَا وَلَدَ لِآدَمَ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ"یعنی انبیاء ومرسلین کے بعد حضرت سیدنا آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اولاد میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کوئی پیدا نہیں ہوا۔

(فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، ومن فضائل عمر بن الخطاب من حدیث أبي بکر بن مالک۔۔۔الخ، الرقم:598)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ، پھر عمر بن

خطاب، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین، پھر علی ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔(شرح الفقہ الاکبر، ص:61)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت اِمام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”تمام صحابۂ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام امت سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر بن خطاب، پھر حضرت عثمان بن عفان، پھر حضرت علی المرتضی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔
(فتح الباری ، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل ابی بکر بعد النبی، ج:8، ص:15)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبانِ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا: انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عمر

بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔(الصواعق المحرقۃ، الباب الثالث، ص:57)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ثابت کرتے ہیں بایں طور کہ آپ کو تمام اُمت پر افضلیت وسبقت حاصل ہے ، پھر ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خلافت ثابت کرتے ہیں۔(شرح العقیدۃ الطحاویۃ، ص:471)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد امام برحق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دین کو غلبہ دیا اور انہیں

مرتدین پر غالب کیا اور مسلمانوں نے ان کو خلافت میں اسی طرح مقدم کیا ہے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کو غار میں مقدم کیا پھر امام برحق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰآپ کے چہرہ کو رونق بخشے آپ کے قاتلین نے ظلم وتعدی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا پھر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد یہ ائمہ ہیں۔

(تبیین کذب المفتری، باب ماوصف من مجانبتہ لاھل البدع، ص:160)

افضلیتِ صدیقِ اکبر بزبان حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے بعد جن صحابۂ کرام علیھم الرضوان کو چھوڑا اُن میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اس بات پر علماء کرام کی جماعت کا اجماع ہے اور اہل علم کے ایک

بہت بڑے گروہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

(التمہید لما فی الموطا من المعانی والمسانید، حدیث الرابع عشر، ج:8، ص:553)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان علامہ نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت امام ابن ہمام عمر بن محمود نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد افضل البشر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر حضرت سیدنا عمر فاروق، پھر حضرت سیدنا عثمان غنی، پھر حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ (شرح العقائد النسفیۃ، ص:318)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد امام برحق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عثمان

بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(احیاء العلوم ،کتاب قواعد العقائد، الرکن الرابع، الاصل السابع، ج:1، ص:158)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"اللہ تعالی نے میرے صحابہ کو تمام جہانوں پر ما سوائے انبیاء ومرسلین کے منتخب فرمایاہے اور ان میں سے چار کو میرے لیے چن لیاہے وہ چار ابو بکر، عمر، عثمان، علی ہیں اور ان کو اللہ تعالی نے میرا بہترین ساتھی بنایا اور میرے تمام صحابہ میں خیر ہے۔(الشفا شریف حقوق المصطفی،ج:2،ص:54)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

محبوب سبحانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی حسنی

حسینی غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عشرہ مبشرہ میں سے افضل ترین چاروں خلفاء راشدین ہیں اور ان میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور پھر حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم اور ان چاروں کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے خلافت ثابت ہے۔

(الغنیۃ، العقائد والفرق الاسلامیۃ، ج:1، ص:157/158)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:"اِنَّ الْإِجْمَاعَ اِنْعَقَدَ بَيْنَ أَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّ تَرْتِيْبَهُمْ فِيْ الْفَضْلِ كَتَرْتِيْبِهِمْ فِي الْخِلَافَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَیعنی " اہل سنت وجماعت کے درمیان اس بات پر اجماع ہے کہ خلفاء راشدین میں فضیلت اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے خلافت ہے(یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی

عنہ سب سے افضل ہیں کہ وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں اس کے بعد حضرت عمر فاروق ، اس کے بعد حضرت عثمان غنی ، اس کے بعد حضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

(فتح الباری ،کتاب فضائل اصحاب النبی، باب لوکنت متخذا خلیلا، تحت الحدیث:3678،ج:7،ص:29)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص:34)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”خلفاء اربعہ کی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے (یعنی امام برحق اور خلیفہ مطلق حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے بعد حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے بعد حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں) تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق اور اُن کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب:17، عقیدہ چھاردھم، ص:37)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: وہ قول جس پر میرا اعتقاد ہے اللہ کے دین پر میرا اکمل اعتماد ہے کہ افضلیت ابو بکر صدیق رضی اللہ

2 تعالیٰ عنہ قطعی ہے اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطریق نیابت امامت کا حکم دیا اور یہ بات دین سے معلوم ہے کہ جو اِمامت میں اولی ہے وہ افضل ہے حالانکہ وہاں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے اور اکابر صحابۂ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بھی۔ اس کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامت کے لیے معین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ افضلیت صدیق اکبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے علم میں تھی یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلی مبارک سے پیچھے ہٹے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر کے سوا کوئی اور امامت کرے اللہ اور سب مومن انکار کرتے ہیں۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص:64)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”خلفاء اَربعہ کی افضلیت اُن کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے یعنی تمام صحابہ سے افضل ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر علی المرتضی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمین ہیں۔

(تکمیل الایمان، ص:104)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد امام بر حق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

(تفھیمات الٰھیہ، ج:1، ص:128)

افضلیتِ صدیق اکبر بزبان علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”صوفیاء کرام کا بھی اس بات پر اجماع ہے کہ امت میں سیدنا ابو بکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے افضل ہیں۔

(النبراس شرح شرح العقائد، ص:492)

افضلیت صدیق اکبر بزبان پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”آیت "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ" الآیۃ (سورۃ الفتح:الآیۃ: 29)ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔“میں اللہ تعالی کی طرف سے خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی ترتیب خلافت کی طرف واضح اشارہ ہے۔ چنانچہ "وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ "سے خلیفۂ اول (حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہیں "اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار" سے خلیفۂ ثانی (حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "رُحَمَآءُ بَیْنَھُم" سے خلیفۂ ثالث (حضرت ثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور "تَرَاھُمْ رُکَّعاً سُجَّدًا اِلَخ" سے خلیفۂ رابع (حضرت علی المرتضی شیر خدا کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کے صفات مخصوصہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ معیت اور صحبت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار پر شدت میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حلم وکرم میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبادت واخلاص میں حضرت مولائے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خصوصی شان رکھتے تھے۔

(مِھر منیر، ص:424، اللباب فی علوم الکتاب، سورۃ الفتح: الآیۃ:29، ج:17، ص:517)

افضلیت صدیق اکبر بزبان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر علیھم الصلوٰۃ والسلم

کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، پھر اُن کی باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(فتاوی رضویہ، ج:28، ص:478)

افضلیتِ صدیق اکبر باب عقائد سے ہے:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بالجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز باب فضائل سے نہیں جس میں ضعاف (ضعیف حدیثیں) سن سکیں بلکہ مواقف و شرح مواقف میں تو تصریح کی کہ باب عقائد سے ہے اور اس میں احاد صحاح (خبر واحد صحیح حدیثیں) بھی نامسموع۔

(فتاوی رضویہ، ج:5، ص:581)

دعا:

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صدقۂ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری اور جمیع مؤمنین کی بلا حساب مغفرت فرمائے

آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ۔